© rasailojaraid.com

بھی اسی عمر مین ہوئے ہین ناظرین ان لفظون کو دیکھین کہ کیا لطف دیکر رہے ہین اور کیسے دلیل کے موقعہ پر بیان ہوئے ہین ہم ناظرین کی خاطر ان لفظون کو پھر دہراتے ہین کہ :-

عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پوری ہونے پر صدی کا سر بھی آپونچا۔ اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ یہہ بیان ایک الہامی غرض سے ہے جو گویا حلفیہ اور بالکل سچا ہی نہین بلکہ مصدقہ خداوندی ہے کیونکہ مرزا صاحب کی اس عبارت سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ مرزاجی کے ملہم ہونے کے لئے چالیس سال کی عمر اور صدی کا شروع دونون کا اجتماع ضروری تھا اور یہہ ظاہر ہے کہ اس قسم کی ضرورت کوئی مرزا صاحب کی طرف سے نہین ہو سکتی بلکہ خود خدا تعالی کیطرف سے ہے بس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا یہہ بیان گویا مصدقہ الٰہی ہے کہ آپ چودہوین صدی کے شروع مین پوری چالیس برس کے تھے آج چودہوین صدی کا ۱۳۵۶ھ ہے مرزا صاحب ۱۳۲۶ھ کے چوتھے مہینے ربیع الثانی مین فوت ہو گئے ہین اس حساب سے آپکی صحیح عمر ۶۵ سال چار ماہ ہوئی ہم نہین سمجھتے کہ ایسے صاف بیان بلکہ مصدقہ الٰہی کے مقابلہ پر کون زیادہ راست گو ہے جس کے بیان پر مرزائی لوگ اعتبار کرین گے۔

مرزائیو! مَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰہِ حَدِیْثًا۔

آسمانی نکاح

اس پیشگوئی کی جو مٹی خراب ہوئی ہے خدا کسی کی نہ کرے لیکن تاہم حکیم صاحب اور حسن صاحب برابر بڑھتے ہوئے جواب دیر رہے ہین اور حدیث نبوی فاصنع ما شئت کی تصدیق کر رہے ہین۔

پہلے ہم اس پیشگوئی کے متعلق مرزا صاحب کے اصلی الفاظ دکھاتے ہین اوس کے بعد دونون حضرات امدادی کے ہاتھون کی تاویلات سنا کر جواب دینگے۔ یہہ مشہور قصہ ہے کہ مرزا صاحب قصبہ پٹی ضلع ہوشیار پور کی لڑکی کی بابت پیغام نکاح دیا تھا جب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انہون نے کسی وجہ سے انکار کیا تو آپنے الہام شایع کیا کہ یوم نکاح سے تین سال تک لڑکی کا والد اور خاوند مرکر لڑکی میرے پاس بیوہ ہو کر نکاح مین آویگی چنانچہ مرزا صاحب کے الفاظ یہ ہین :-

قال انها سیجعل ثیبة ویموت بعلها وابوها الی ثلث سنة من یوم النکاح ثم نردها الیک بعد موتهما انا رادوها الیک لا تبدیل لکلمات الله

(کرامات الصادقین سرورق صفحہ اخیر)

یعنے خدا نے کہا کہ اُس عورت کے نکاح کے روز سے اسکا خاوند اور باپ تین سال مین مرکر تیرے پاس بیوہ ہو کر آویگی ہم اسکو ضرور تیرے پاس لاوینگے خدا کے حکمون کو کوئی بدل نہین سکتا

یہ کہکر مرزا صاحب لکھتے ہین :-

فانتظروا هذه الانباء المذکورة فانها معیار لصدقی وکذبی (یعنے مخالفو! تم ان خبرون کے منتظر رہو میرے صدق یا کذب کے لئے یہی معیار ہین (یعنے اگر واقع ہو گئی ہو تو مین سچا اور نہوا تو مین جھوٹا)۔

گو مرزا صاحب نے اس پیشگوئی کیلئے میعاد سہ سالہ لگائی تھی جو حسب بیان مرزا صاحب ستمبر ۱۸۹۳ع کو گیارہ مہینے باقی تھی (دیکھو شہادت القرآن صفحہ ۸۰) جسکی میعاد اگست ۱۸۹۴ع کو ختم ہو چکی لیکن مرزا اور مرزائی یہی کہتے رہے کہ جبتک دونون فریق (مرزا اور آسمانی منکوحہ) زندہ ہین نکاح سے مایوسی کیون ہے۔ آخر نکاح ہو کر رہیگا۔ خدا کی شان اسی گھمنڈ مین تھے کہ اعلیحضرت تشریف لے گئے اب تو اسکا جواب اور بھی مشکل ہو گیا اس لئے اس سوال کے جواب مین قادیانی پارٹی کی جو گت ہوئی ہے خدا دشمن کی بھی نکرے ایک دوسرے کے برخلاف کہتے ہین اور جیسا کہ بھاگتوں کے ہوش بجال نہین ہوتے انکو بھی سر پیر کی خبر نہین ایک کہتا ہے آسمان پر نکاح فسخ ہو چکا تھا دوسرا اوسکو بحال رکھکر اسکے وقوع کا دیگر صورت مین منتظر ہے ہم ان پاگلون کی بکواس ناظرین کو انہی کے الفاظ مین سناتے ہین ایڈیٹر بدر لکھتا ہے :-

حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقت الوحی مین لکھدیا تھا کہ خدا تعالے نے اب اس نکاح

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کو منسوخ کردیا ہے۔ بدر ۲ا جون ۱۹۰۸ء۔

ایسا ہی مولوی محمد احسن امروہی بھی یوں رقم طراز ہیں کہ:۔
پیشگوئی نکاح کا جواب شافی وکافی خود حضرت اقدس نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۰ اور تتمہ صفحہ ۱۳۲ میں لکھ دیا ہے اُس کو دیکھ لو۔ (ریویو بابت جولائی صفحہ ۲۵۲)

یہ دونوں بھلے مانس اسپر متفق ہیں کہ نکاح فسخ ہو گیا تھا اور اس فسخ کی شہادت مرزا کی تحریر ات میں دکھلاتے ہیں اسلئے مناسب ہے کہ ناظرین کو مرزا کی تحریر دکھائی جائے حقیقت الوحی صفحہ ۱۹۰ پر مرزا جی لکھتے ہیں کہ:۔

سوچنا چاہئے کہ احمد بیگ کی نسبت جو میری تکذیب کے لئے کمربستہ تھا اور دن رات ہنسی ٹھٹھا کرتا تھا کس صفائی سے پیشگوئی نے اپنا ظہور کیا اور وہ میعاد کے اندر بحرقہ تپ سے شفا خانہ میں فوت ہو گیا اور اس کے اقارب میں اُسکی موت سے تھا کہ برپا ہوا یہ وہی احمد بیگ ہے جس کے داماد کی نسبت ابتک ہمارے مخالف ماتم اور سیاپا کر رہے ہیں کہ کیوں نہیں مرتا اور نہیں جانتے کہ وہ ایمن ٹانگ تو اس پیشگوئی کی احمد بیگ ہی تھا جس نے اپنی جوانا مرگ مرنے سے ثابت کر دیا کہ پیشگوئی سچی ہے اور پھر جیسا کہ پیشگوئی میں لکھا تھا کہ احمد بیگ کی موت کے قریب اور متوفین بھی اُس کے عزیزوں کی ہوں گی وہ امر بھی وقوع میں آگیا اور احمد بیگ کا ایک لڑکا اور دو ہمشیرہ انہیں ایام میں فوت ہو گئے۔ تو اب ہمارے مخالف بتلاویں کہ فقرہ آیۃ يُصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ اسپر صادق آیا یا نہیں“

عبارت مذکورہ سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ ٹائن ٹائن فش اب سنئے تتمہ صفحہ ۱۳۲ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے درست ہے مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی اسی وقت شائع کیگئی تھی اور وہ کہ ایتھا المرءۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا“
اس عبارت میں مرزا نے دو رنگی دکھائی ہے نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا مگر ہم اسی کتاب کے صفحہ ۱۸۷ سے دکھاتے ہیں کہ ان دونوں باتوں میں سے وہاں صرف تاخیر لکھا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

احمد بیگ کے مرنے سے بڑا خوف اُس کے اقارب پر غالب آگیا یہانتک کہ بعض نے اُنمیں سے میرے طرف عجز و نیاز کے ساتھ خط بھی لکھے کہ دعا کرو پس خدا نے اُن کے اس خوف اور اس قدر عجز و نیاز کی وجہ سے پیشگوئی کی وقوع میں تاخیر ڈالدی

اس کلام بے نظام میں مرزا نے جو کچھ کہا ہی ناظرین کے سامنے ہی ایک ہی کتاب میں تاخیر لکھکر اُسی کتاب کے دوسرے مقام پر فسخ اور تاخیر دونوں لکھ دیئے ہیں اب سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب نے کیوں ایسا کیا؟ کیونکہ ہمارا خیال ہی کہ گو مرزا جی کے دام افتادہ عقل کے دشمن ہوں مگر مرزا جی تو بڑے ہوشمند اور عاقل تھے اس لئے جوں جوں گذرتی تھے مرزا جی کو نکاح سے مایوسی ہوتی جاتی تھی جبتک آپنے صفحہ ۱۸۷ کا مضمون لکھا تو کچھ امید تھی لیکن کتاب پوری کرکے اُسکے تتمہ کے صفحہ ۱۳۲ تک پہونچے تو تاخیر کے ساتھ فسخ کا لفظ بھی بڑھا دیا اور مشہور مثل کو سچا کر دیا کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی لیکن دانا جانتے ہیں کہ

بے خودی بے سبب نہیں غالب + کچھ تو ہے جسکی پردہ داری ہے

مرزائیو! یہی تمہارے نبی کے پُر زور الہامات تھے جنکا سر ہے نہ پیر۔ ایمان سے (اگر رکھتے ہو) کہنا یہی وہ تحدی والے الہام ہیں کہ فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑگیا کیا یہ وہی مثل نہیں جو کسی رند کی مشہور ہے کہ بادل آتا ہی تو میں کہتا ہوں برسیگا اور میری بیوی کہتی ہی کہ نہیں برسیگا آخر دو میں سے ایک سچا ہوتا ہی بہر حال ولایت گھر میں رہتی ہی (لطف)

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتی ہیں مگر + سب پہ سبقت لے گئی ہی بیحیائی آپکی

مرزائیو! آؤ اب ہم تمہیں ایک روشن دلائل میں لے چلیں دیکھو مرزا جی کا اصول ہی کہ:-

ہم اپنی اجتہادی باتوں کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے ہمیں ملزم کرنیکے لئے ہمارا کوئی الہام پیش کرنا چاہیے اجتہادی غلطی رسولوں سے بھی ہو جاتی ہی۔ (تریاق القلوب صفحہ ۱۴)

پس تبلاؤ نکاح کے متعلق تو الہام تھا فسخ یا تاخیر کے متعلق محض مرزا کا اپنا خیال اور اجتہاد ہے ورنہ کوئی الہام ہوتا تو دو رنگی کیوں ہوتی کہ فسخ ہوگیا یا تاخیر پڑ گئی۔ پس الہام کے مقابلہ میں ایسا اجتہاد بلکہ محض پیشبندی کا خیال ہرگز قابل پذیرائی نہیں ہی سنتے ہو یا نہیں؟

احسن صاحب نے اس تاویل میں تو نکاح کے فسخ کا پہلو اختیار کیا ہے مگر دوسری تاویل میں نکاح کو بحال رکھکر یہ تاویل کی ہی کہ خواب میں نکاح دیکھنا بڑے منصب پر دلالت کرتا ہی نتیجہ یہ کہ مرزا کو بڑا منصب عطا ہوا کہ مرزا کے مرنے کا ذکر تمام اخباروں میں ہوا - (ریویو بابت جولائی صفحہ ۲۵۳)

© rasailojaraid.com

بے حیائی تیرا آسرا۔ ناظرین بغور دیکھیں کہ دجالی پارٹی کیسی کیسی حرکت مذبوحی کرتی ہے۔ کہاں الہام اور کہاں خواب اور کہاں تعبیر آجتک تو دجال اکبر مخالفوں کو کہتا رہا کہ میری اس پیشگوئی کے منتظر رہو اس کے اجزا الگ الگ کر کے شمار کرتا رہا (دیکھو شہادت القرآن صفحہ ۸۰ سطر ۱۱) فرضی خسر کو خطوط لکھتا رہا یہانتک لکھا کہ اگر یہ واقع نہوا یعنے نکاح نہوا تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹہرونگا (ضمیمہ آتھم صفحہ ۵۴)

مگر آخر احسن صاحب کی زبانی بات کہلی تو یہ کہ یہ ایک خواب تھا جسکو عربی میں حلام کہتے ہیں مگر ہم اسکے ساتھ اضغاث کا لفظ بڑھا کر اضغاث احلام نام رکھتے ہیں بس اتنی ہی نزاع باقی ہے سو اسکے ثبوت کے لئے ہم مفصلہ ذیل حوالے پیش کرتے ہیں۔

جون ۱۹۰۵ء میں مرزا صاحب پر سوال وارد ہوا کہ آپکی آسمانی منکوحہ کا نکاح دوسری جگہ ہوا تو آپنے اس کے جواب میں فرمایا:۔ (دیکھو الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲ کالم ۲)

وحی الٰہی میں یہ نہیں تہا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جاوے گی۔ بلکہ یہ تہا کہ ضرور ہے کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے سو یہ ایک پیشگوئی کا حصہ تہا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔ الہام الٰہی کے یہ لفظ ہیں سیکفیکہم اللہ ویردھا الیک یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کریگا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائیگی خدا پھر اسکو تیری طرف لائیگا۔ جاننا چاہئے کہ رد کے معنے عربی زبان میں یہ ہیں کہ ایک چیز ایک جگہ ہی اور وہاں سے چلی جاوے اور پھر واپس لائی جاوے۔ پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تہی یعنی میری چچا زاد ہمشیرہ کی لڑکی تہی یعنی احمد بیگ کی لیں اس صورتمیں رد کے معنے اسپر مطابق آئے پہلے وہ ہمارے پاس تہی اور پہر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی اور وعدہ یہ ہے کہ پہر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی سو ایسا ہی ہوگا“

مرزائیو! ایمان سے کہنا اگر ہم کہیں کہ ”من چہ گویم تنبورہ من چہ گوید“ تو تم لوگ خفا تو نہوگے + خیر یہ تو تاویلات ان دو ناختون (ایڈیٹر بدر اور احسن صاحب) کی تہیں اب سنئے خلیفہ صاحب حکیم نورالدین کی آپ جو فرماتے ہیں وہ ایک نرالی ادا ہے کیوں نہو آخر آپ ہیں کون؟

خلیفہ صاحب نے آیات قرآنی جنمیں بنی اسرائیل کو انکی سلف کی بد کاریوں پر الزام دیئے گئے ہیں پیش کر کے لکھا ہے کہ

© rasailojaraid.com

*آسمانی منکوحہ کا نام محمدی بیگم ہے

© rasailojaraid.com

اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں۔ ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں۔ کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی اور کیا اگر علم فرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں ملسکتا؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں بیٹے بات میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جاوے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آوے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آسکتا پھر یہی وجہ بیان کی والحمد للہ رب العالمین۔ (ریویو جولائے ۲۶۹)

ناظرین! یہ ہیں راس المجانین کی مجنونانہ بڑ بہرحال اس میں حکیم صاحب کو تسلیم ہے کہ نکاح فسخ نہیں ہوا حالانکہ پہلے دو وکیلوں نے فسخ پر زور دیا تھا۔ خیر اس کے جواب میں ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ ان کے حضرت اقدس کی کہی ہوئی سناتے ہیں۔ اعلیحضرت دجال اکبر اس پیشگوئی کے ذکر میں لکھتے ہیں کہ:-

جب یہ پیشگوئی (نکاح والی) معلوم ہوئی ×× تو اسکے بعد اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ موت کو سامنے دیکھکر وصیت بھی کر دی گئی تب میں نے اس پیشگوئی کی نسبت خیال کیا کہ شائید اسکے اور معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْنَ یعنی یہ بات تیرے رب کیطرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے سو اسوقت مجھپر یہ بھید کھلا کہ کیوں خداتعالیٰ نے اپنے رسول کریم کو قرآن کریم میں کہا کہ تو شک مت کر سو میں نے سمجھ لیا کہ درحقیقت یہ آیت ایسے ہی نازک وقت سے خاص ہے جیسے یہ وقت تنگی

ناظرین! بغور دیکھئے کہ ان دو خبطیوں کی تحریروں میں کہاں تک موافقت ہے بڑا خبطی تو اس پیشگوئی کو ایسا یقینی جانتا ہے کہ سخت بیماری میں بذریعہ الہام متنبہ کیا جاتا ہے کہ شک نہ کر تیرا نکاح ضرور ہو گا۔ بھلا اگر یہ مراد ہوتی کہ مرزا کی اولاد در اولاد کا مسماۃ مذکورہ کی کسی اولاد در اولاد سے نکاح ہو گا تو مرزا کو مرنے کے وقت اس پیشگوئی کی فکر کیوں ہوئی۔ مرزائیو! عقل کے دشمنو! سنتے ہو؟ آؤ ہم تمہیں اور بھی کچھ سنائیں گو ہم جانتے ہیں کہ تمہارے کان تو ہیں مگر تم سنتے نہیں۔ تاہم غور سے سنو! دجال اکبر اس نکاح والی پیشگوئی کی شہادت میں تبرکاً خود جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف پیش کرتا ہے غور سے سنو! لکھتا ہے کہ:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

اس پیشگوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج ویولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا۔ اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جسکی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی۔ ضمیمہ آتھم صفحہ ۵۳

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں جو اتنا تو سوچے کہ بڈھے خبطی نے اس پیشگوئی کے متعلق کیسی کیسی تشریحیں کرکے تمہارے لئے کیسے کیسے گڑھے کھود رکھے ہیں اور یہ راس المجانین تمہیں کس قعر جہنم میں ڈال رہا ہے تمہارا گروجس پیشگوئی کو اپنی ذات خاص کے لئے کہتا ہے اس سے اولاد ہونیکا امیدوار ہے بلکہ اپنی امیدواری پر حدیث کو شہادت میں پیش کرتا ہے خلیفہ صاحب اسکو ایچ پیچ کرکے اس کی اولاد در اولاد کو بھی شریک کرتے ہیں پھر ایک طرف ہی میں وسعت نہیں کرتے بلکہ دونوں طرف یعنے مرزا کی اولاد۔ در اولاد میں سے کوئی اور مسمات کی اولاد در اولاد میں سے کسی وقت کسی کی شادی ہوجائیگی واہ سبحان اللہ یہی معنے ہیں کہ ؎

این کرامت ولی ما چہ عجب　　　گربہ شاشید گفت باران شد

او مرزائیو! او کرشن بنتھیو! آؤ ہم تمہیں ایک اور بات سنائیں سنو! قادیانی کرشن کیا کہتے ہیں کہ:۔

ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا اور نہ کسی کا حق ہے جو اسکے مخالف کہے، (تتمہ حقیقت الوحی صفحہ)

پس تم اب خود ہی سوچ لو کہ یہ دونوں بلکہ تینوں (ایڈیٹر بدر۔ احسن اور راس المجانین) تم کو مرزا کے خلاف تاویلیں سنا سنا کر کس گڑھے میں گرا رہے ہیں تم اگر سچے مرزائی ہو تو انکی ایک نہ سنو! بلکہ مرزائی الہامات کے وہی معنے صحیح سمجھو جو خود اعلیحضرت نے کئے ہیں اچھا لو باخبر شما بسلامت ابھی ہم فرقہ میں دو مہینوں کے بعد تم سے ملینگے۔ انشاء اللہ تعالے ؎

اتو جاتے ہیں [illegible] اگر خدا لایا

© rasailojaraid.com